برداشت کر لیا جانا ممکن نہیں پس چہ باید کرد؟ پس ہونا کیا چاہیئے یہ وہ سوال ہے کہ جو کمر توڑ دیتا ہے عالم اسلام میں کون بچا ہے جو امریکہ یا سعودی عرب کا ممنون احسان نہیں ہے۔ آواز کہاں سے اٹھے گی؟ دنیائے اسلام کے حکمران تقریباً متفق ہو رہے ہیں کہ حقیقی علامتی شکل میں امریکہ کے ساتھ اپنی شرکت قبول کر کے یہودیت اور نصرانیت کے اعتراض کو ہلکا کیا جائے۔ سیاسی حکمرانوں کے بعد مذہبی حکمران رہ جاتے تھے۔ یعنی علماء دینی قائدین دینی جماعتیں دینی مراکز ان میں سے ایک طبقے کا حال اوپر مذکور ہو چکا ہے جو بری طرح سعودی اور کویتی حکومت اور شیوخ کے احسانات سے دبا ہوا ہے۔ ایک طبقہ اپنے مذہبی اختلاف کی بناء پر بحیثیت مجموعی اس زمرے سے خارج تھا۔ وہ آواز اٹھانے کے لئے کچھ اٹھتا نظر آ رہا ہے۔ مگر افسوس ان میں کوئی یہ سوچنے والا نہیں کہ یہ اپنے خاص مذہبی بخار کے ساتھ حرکت میں آنے کا موقع نہیں ہے۔ بے شک بخار نکالنے کا بہت ہی اچھا موقع ہے لیکن یہ اس موقع کا بہت ہی برا اور نامبارک استعمال ہوگا۔

کچھ دوستوں کو شکایت ہوگی کہ میں نے صدام حسین کے بارے میں کچھ نہیں کہا۔ تو واقعہ یہ ہے کہ موجودہ صورتحال میں جبکہ فریق ثانی خلیجی ریاستوں کے بجائے امریکہ اور برطانیہ بن گئے ہیں، صدام حسین سے یہ کہنے کی کوئی گنجائش نظر نہیں آتی کہ اس نے کویت پر حملہ اور قبضہ کرنے کی غلطی کی تھی۔ اس کا ازالہ کر کے عالمِ اسلام پر سے امریکی اور برطانوی بلا کو ٹال دے۔ ایسا کہنے کا مطلب یہ ہوگا کہ صدام حسین امریکہ اور برطانیہ کی ناجائز مداخلت کے آگے گھٹنے ٹیک دیں۔ اور اس طرح اس کا جواز تسلیم کرلیں۔ میں چاہوں گا صدام حسین تباہ ہو جائیں مگر اس کا جواز تسلیم نہ کریں۔ اور یہی میری دعا ہے۔ کویت بہت چھوٹا مسئلہ ہے۔ بڑے مسئلے کے بعد ہی اس کی طرف توجہ کی جا سکتی ہے۔

چک والی فتنہ کے جواب میں

ماہنامہ نقیبِ ختمِ نبوت شمارہ جون 1990ء میں ناقدین صحابہ کرام کے جدید فرقے "چک والی فتنہ" کے جواب میں محققِ اہلِ سنت حضرت مولانا قاضی محمد شمس الدین (درویش) کا ایک وقیع علمی مقالہ شائع ہوا تھا۔ اس میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے دفاع کے ساتھ ساتھ چک والی فتنہ کے مدار الہام کی خوب خبر لی گئی تھی۔ لیکن گزشتہ کچھ ماہ سے بانی فرقہ قاضی مظہر چک والی صاحب کی طبیعت پھر ناساز ہے۔ اور انہوں نے اپنے فرقہ کے ترجمان ——— "حق چار یار" ——— میں قسط وار جمائیاں اور انگڑائیاں لینی شروع کی ہیں۔ اور اس گھاس پھوس کے مجموعے کو قاضی شمس الدین صاحب مدظلہ کا جواب تصور کیا جا رہا ہے۔ حالانکہ چک والی صاحب نہ تو کسی حوالہ کو رد کر سکے۔ اور نہ کوئی معقول دلیل قائم کر سکے کہ عقل خدا داد چیز ہوتی ہے۔ قارئین خبر دار رہیں، جونہی "چک والی جگالی"۔ آخری ہچکی لے گی، قاضی شمس الدین صاحب مدظلہ کا مدلل جواب نقیب ختم نبوت میں شائع کیا جائے گا۔ (ادارہ)